مرزا صاحب نے آنکھہ کی جگہہ چشم اسوجہ سے کہا ہے کہ اُن کی طبیعت زبان فارسی
کی دلدادہ ہے اور دوسری وجہ خاص یہہ ہے کہ اس مقام پر چشم کا لفظ
بنسبت آنکھہ کے زیادہ تر خوشنما معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہان لفظ چشم پر زور
دیکر پڑہنے سے تاکید کے معنے پیدا ہوتے ہین اور یہہ موقع تاکید کا ہے
بہرحال یہان آنکھہ سے لفظ چشم بہتر ہے کیونکہ فصاحت وجدانی امر ہے
اور یہان لفظ چشم کا استعمال مقتضاے فصاحت ہے -

تمت

## خاتمة الطبع از طرف مصنف

[illegible] تعالی کہ اس شرح کا پہلا حصہ ختم ہوا اور میری کوشش و میرے
مال سے مطبع فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن مین چھپ گیا - امید ہے
کہ اسکے دوسرے دو حصے بھی بہت جلد شائع ہون گے مگر صرف میری
کوشش اور میرا مال کہانتک مکتفی ہوسکتا ہے - جب تک امراے ذیعزت
اور حکام با فخر و مرتبت توجہ نکرین امید نہین کہ دوسرے حصے شایع ہوسکین
کیونکہ فارسیون کا قول ہے ع مرا تجربہ معلوم شد پس از سی سال
کہ قدر مرد بعلم است و قدر علم بمال * بہرحال دوسرے حصون کی چھپوانے
مین خاکسار سعی کریگا کیونکہ اس کام مین زبان اُردو اور شعر و سخن کی

ترقی مقصود ہے اور خیالبندی کی پیچیدگیان پبلک پر منکشف ہوتی ہین
مین بیدل اور ناصر علی اور شوکت اور جلال اسیر اور ظہوری اور
غالب اور مومن کا بدل معتقد ہون مگر اُن کے اختراعات بیجا
اور خیالات سہرد رگم سے نہایت متنفر ہون اور اس باب مین فصحای اہل
لسان کا مقلد و معتقد ہی ہون - اللہ تعالی اس مختصر شرح کو بقای
دوام اور قبولیت خاص و عام عطا کرے اور فتنہ پردازون کے شر و فساد
سے محفوظ رکہے - آمین آمین -

## نوٹ از طرف مصنف

مین نے اس شرح کو بطور ضمیمہ کے لکہنا شروع کیا تہا مگر جب لکہنے بیٹہا
تو میرے ذہن مین پست و بلند اور رطب و یابس مضامین اس کثرت سے
آگئے اور صفحۂ کاغذ پر لکہے گئے کہ صرف باب الالف کا حجم آٹہہ جزو سے
زیادہ ہو گیا - چونکہ ضمیمہ بہ نسبت اصل کتاب کے چہوٹا ہونا چاہئیے تہا
لہذا مین نے اس شرح کو ایک علیحدہ شرح قرار دیا ہے مگر اسکو
وثوق صراحت کے ساتہہ پورا تعلق حاصل ہے - یہ سمجہہ لیجئے
کہ غیر مکمل شرح کو مین نے مکمل کر دیا ہے - ناظرین سے
امید ہے کہ میری تحریر مین کہین کوئی غلطی پائین گے تو براہ کرم چشم
پوشی فرمائین گے کیونکہ فارسی کا دانشور کہتا ہے ؎ بپوش
گر بخطائے رسی و طعنہ مزن ٭ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود -

اس کے دوسرے حصے بشرط قدردانی گورنمنٹ شایع ہونگے فقط

## والسلام خیر الختام

## غزل بزبان فارسی طبعزاد مصنف این شرح فرزند حضرت والد مرحوم

حسن و خوبی را چو آن رشک قمر می پرورد / عشق و الفت را ز من داغ جگر می پرورد

زلف پر چین تو در چین شور و شر می پرورد / طرهٔ شوریده سودای دگر می پرورد

روی پر نور تو انوار سحر می پرورد / زلف مشکین تو شب تاریکتر می پرورد

بوسه هنگام آن لب شیرین شکر می پرورد / وان دهان غنچه سان رشک شکر می پرورد

دل که خود را از برای نیشتر می پرورد / ناله ها را دمبدم چون نوحه گر می پرورد

پاک طینت را دعای نیک اثر می پرورد / بوالهوس را فربهی ها تازه تر می پرورد

دیدهٔ من اشکبار و سینهٔ تو پر غبار / راست میگویم که هر یک بحر و بر می پرورد

شاد و بیغم دارد او را گریه های عاشقان / آری آن سرو روان را چشم تر می پرورد

عاشقان دانند کاندر دور خود عشق کسی / داغ دل درد جگر ضعف بصر می پرورد

باز گردد جان ما گر بیند آن گل سوی ما / عاشقان جان بلب را آن نظر می پرورد

گر تو می آوردی آنرا جای بو بودی چه خوب / ای صبا جان مرا آن خاک در می پرورد

بسکه درد و غم غذای عاشقان شد در ازل / از وفور رشک جانم نامه بر می پرورد

عمرتان بادا دراز و جاه تان بادا بلند / یاد تان ای ناله ها جان و جگر می پرورد

بسکه در خون می تپید هر دم ز آواز خوشت / گوئیا اندر دل من نیشتر می پرورد

حسرت پرواز تا افزون کند اندر دلش — آن شکاری صید خود را بال و پر می پرورد

شوق دل گردست پایم را سراسر آبله — خارہاے راہ را این راہبر می پرورد

طرفه تر سحریست اے یاران تماشا کردنی — دو جبال سخت یک موے کمر می پرورد

تیز طبعان را بہر جا قدر و منزل بیش ہست — سنگ و خود زان نہان از ما شرر می پرورد

بے ہنر ہر جا رود از فاقه مردن بخت اوست — با خبر داند که آدم را ہنر می پرورد

نے عجب گر سربلندم سازد از لطف عمیم — آن خداوندیکه اینجا خیر و شر می پرورد

کوچه ات را کوچهٔ آئینه نامی خوشتر است — زانکه عکس حسن تو دیوار و در می پرورد

سنگ جور ای محتسب بر شان مزن ہشیار باش — کاندرینجا شیشه ما را شیشه گر می پرورد

راه استدلال بگذار ار تو خواہی عافیت — اے بسا دزدان بداین رہگذر می پرورد

ہست کار راستان آوردن مضمون خوش — زانکه شیرینی و شکر نیشکر مے پرورد

میر محبوب علیخان[۵۱] شاعران ہر را — بیشتر از بیشتر از بیشتر مے پرورد

ہم رعایا و برایا و علوم و ہم فنون — بیشک این شاه نکوئی دادگر می پرورد

فیض بخشی عماد الملک[۵۲] ازمن پرس — اہل علم و خاندان را بے خطر می پرورد

طرز گفتار تو واجد تو دہ ہای عشق را — آفرین صد آفرین بس مختصر می پرورد

[۵۱] خلد الله ملکه و دولته ـ

[۵۲] عالیجناب فیض مآب آنریبل نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی ناظم تعلیمات و پرائیویٹ سکرٹری اعلیحضرت حضور نظام دام اقباله ۱۲ واجد عفی عنه

HYDERABAD STATE LIBRARY

تعلیمات علاقہ حیدرآباد دکن کے نام حضرت والد مرحوم نے اپنی صدارت کے زمانے مین لکھے تھے اور دوسرے حصہ مین رقعات ہین - دونو حصون کی مجموعی ضخامت انیس ۱۹ جزو ہے - طرز کلام وہی اہل لسان کا تتبع اور اعلی درجہ کی صاف و فصیح و دلکش انشا پردازی ہے محاورہ بندی اور صنایع لفظی و معنوی کا خوشنما استعمال حضرت والد مرحوم کی خاص طرز ہے حضرت والد مرحوم روز مرہ ایران کے دلدادہ تھے - اہل لسان اس کلام کے گرویدہ اور بے انتہا شایق ہین قیمت

ہر دو حصہ دو روپیہ ( عار ) سکہ حالی یا عہ سکہ کلدار -

اس انشا کا حصہ اول و دوم ایک ایک روپیہ سکہ حالی مین علیحدہ علیحدہ بھی دستیاب ہو سکتا ہے یہ انشا فارسی کے شایقون اور طالب العلمون کے لئے کمال مفید ہے -

**وثوق صراحت** - بزبان اردو مرزا غالب دہلوی کے اردو دیوان کی ایک چھوٹی سی مختصر شرح ہے چونکہ معتبر مصنف کی تصنیف ہے لہذا معتبر کتاب ہے بہت سے اشعار کی شرح نہایت عمدگی کیساتھ مختصر طور پر لکھی ہے اور مرزا کے کلام کے اکثر نکات و دقائق کو اچھی طرح سے کھولا ہے - لفظون کے معنے قابل دید ہین اور ہر ایک فقرہ نشتر کا کام دیتا ہے - اسکا صحتنامہ بھی چھپ گیا ہے قیمت مع ضمیمہ (مصنفہ مشتہر) عہ سکہ حالی یا عہ سکہ کلدار ضخامت مع ضمیمہ و صحتنامہ (۲۴) جزو - کل تصنیفات کا محصول ڈاک ان قیمتون کے علاوہ ہے - درخواست مشتہر کے نام ذیل کے پتے پر آنی چاہئیے فقط

**نوٹ** - تصنیفات حضرت والد مرحوم بغرض فروخت چھپوائے گئے ہین جن صاحبون کو ان کتابون سے فیض یاب ہونا منظور ہو وہ قیمت دیکر مشتہر کے پاس سے کتابین حاصل کر سکتے ہین فقط

واجد عفی عنہ

**المشتہر** محمد عبد الواجد عفی عنہ واجد فارسی مدرس سٹی ہائی اسکول ساکن محلہ اندرون دروازہ چادر گھاٹ قریب مسجد الماس بلدہ حیدرآباد دکن

# اطلاع

وثوق صراحت اور وجدان تحقیق کے جملہ حقوق محفوظ ہین۔ کوئی صاحب ان کتابون کو بغیر میری اجازت کے نہین چھپوا سکتے۔ اور کوئی مضمون ان کتابون سے اخذ و انتخاب کر کے علیحدہ کتاب بہی مرتب نہین کر سکتے ہان جسقدر نسخے مطلوب ہون مشتہر کے پاس سے بارسالِ قیمت طلب کر سکتے ہین فقط

الراقم محمد عبدالواجد عفی عنہ واجد عیانی
فرزند حضرت والد مرحوم